سوال

(106) سیدنا اویس القرنی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے کافی عرصہ سے حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ سے متعلق کچھ سوالات کے جواب معلوم کرنا تھے مہربانی فرما کر رہنمائی فرمائیں۔

(۱) جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہونے پر آپ یعنی اویس قرنی نے اپنے تمام دانت توڑ لیے کیا یہ درست ہے۔ کیا ایسا کرنا اور خود کو نقصان پہنچانا جائز ہے؟

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ راضی اللہ عنھم خاص طور سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ آپ ان سے دعا کروایا کریں؟ کیا یہ درست ہے؟ جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما کا رتبہ ان سے بلند ہے اور ان کا شمار عشرہ بشرہ میں ہے۔

(۳) آپ رحمہ اللہ اپنے والدین کی خدمت میں مشغولیت کے باعث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکے۔ والدین کی خدمت اپنی جگہ درست۔ میں نے کہیں پڑھا تھا غالباً یوں کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی اولاد اس کے ماں باپ سے زیادہ اس کو عزیز نہ ہو جاؤں۔ مہربانی فرما کر اس کی بھی تصحیح فرما دیجئے اور جواب بھی تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) یہ روایت کہ سیدنا اویس بن عامر القرنی رحمہ اللہ نے اپنے تمام دانت توڑ دیئے تھے، بے اصل اور من گھڑت روایت ہے جو کہ جاہل عوام میں مشہور ہوگئی ہے۔ محدثین کی کتابوں میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اپنے آپ کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے۔

(۲) سیدنا اویس القرنی رحمہ اللہ کے بارے میں علمائے کرام کے درمیان اختلاف تھا لیکن صحیح و محقق بات یہی ہے کہ ان کا وجود ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس، ولہ والدة، وکان بہ بیاض، فمروه فلیستغفر لکم» تابعین میں سے بہترین انسان وہ شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں، اس کی والدہ (زندہ) ہے اور

اس (کے جسم) میں سفیدی ہے۔ اس سے کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل اویس القرنی ح ۲۵۴۲ و تقریم دارالسلام : ٦٤٩١)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اویس رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کی دعا خاص طور پر قبول فرماتا تھا۔

صحیح مسلم کی دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ ہوسکے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی شامل تھی۔

روایات اویس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کوئی ذکر نہیں تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ان سے استغفار (دعا کی درخواست) کرانا مذکور ہے۔ (صحیح مسلم، ترقیم دارالسلام : ٦٤٩٢)

کسی افضل شخص کا مفضول شخص سے دعا کروانا توہین کی بات نہیں ہوتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے افضل تھے مگر ان سے آپ کا (استسقاء کی) دعا کروانا ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری (۱۰۱۰، ۳۷۱۰)

تنبیہ بلیغ:

سیدنا اویس رحمہ اللہ بذاتِ خود دوسرے مفضول اور غیر افضل افراد سے دعا کرواتے تھے۔ دیکھئے صحیح مسلم (ح ٦٤٩٢ ترقیم دارالسلام)

لہٰذا اس قسم کی باتوں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔ (دیکھئے صحیح بخاری : ۱۵ و صحیح مسلم : ۴۴)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لانے والے تمام تابعین پر یہ فرض وواجب تھا کہ وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرتے اگرچہ ان کے پاس حاضر نہ ہوسکنے کا شرعی عذر بھی تھا۔ دوسرے یہ کہ راقم الحروف نے حدیث کی روشنی میں عرض کر دیا ہے کہ اویس رحمہ اللہ کا مدینہ منورہ تشریف نہ لانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے تھا ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حکم دیتے کہ مدینہ حاضر ہوجاؤ۔ واللہ اعلم

تنبیہ:

اویس قرنی والی روایت امام مسلم اور جمہور محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔ امام بخاری کا اس پر جرح کرنا صحیح نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص278